© rasailojaraid.com

عورت پر دوسری نظر پڑے تو انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہاں ان سے گفتگو تک کرنی پڑتی ہے۔ عورتوں کو دکان پر نہ آنے دیا جائے تو یہ بھی ٹھیک نہیں، کیونکہ اس ماحول میں تو اکثریت ایسی عورتوں کی ہے جو مردوں کے بدلے شاپنگ کرتی ہیں۔

(۷) بالعموم ہر دکاندار دو قسم کے کھاتے رکھتا ہے۔ ایک تو اس کا نجی کھاتا ہوتا ہے، دوسرا سیل ٹیکس اور انکم ٹیکس کے افسران کو دکھانے کے لئے۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ اگر نہیں تو تاجر کیا کرے؟ ایک صاحب جن کا تعلق میرے بازار سے نہیں لیکن میں انہیں جانتا ہوں، انہوں نے ایک سال کا پورا حساب انکم ٹیکس کے افسر کے سامنے پیش کیا، ایک پیسہ کی بھی انہوں نے چوری نہ کی تھی۔ لیکن افسر نے ٹیکس کے علاوہ خرید بھاری رقم ان پر لاد دی۔ اور شبہ یہ ظاہر کیا کہ جو حساب اسے دکھایا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ آپ کے سوالات کے جوابات علی الترتیب درج ذیل ہیں:۔

(۱) بساط خانہ میں جو چیزیں آپ فروخت کرتے ہیں (جن کی کچھ فہرست بھی آپ نے دی ہے) ان میں سے کوئی چیز بھی فی نفسہٖ حرام نہیں ہے۔ ان کا استعمال جائز بھی ہو سکتا ہے اور ناجائز بھی۔ دکاندار کی حیثیت سے آپ پر یہ دیکھنا فرض نہیں ہے کہ کون ان چیزوں کو کس طرح استعمال کریگا۔ آپ کے لئے صرف یہ بات کافی ہے کہ آپ کوئی حرام چیز فروخت نہ کریں، نہ بیع و شری میں حرام طریقے استعمال کریں۔

(۲) شریعت نے نفع کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے۔ یہ تو عرف اور انصاف کے معروف تصور پر مبنی ہے کہ کس تجارت میں کتنا منافع واجبی ہے اور کتنا ناواجب۔

(۳) جو چیزیں دکاندار کی حیثیت سے آپ باہر سے منگواتے ہیں یا ملک کے صناعوں سے خریدتے ہیں ان پر اگر عورتوں کی تصاویر ہوں تو یہ چیز اس بات کے لئے کافی نہیں ہے کہ آپ پر ان چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہو جائے۔ آپ قصداً یہ تصویریں ان اشیاء پر خود نہیں

© rasailojaraid.com